# لالچ کا انجام

3-May-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

# دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

www.dawateislami.net

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

## بَیان سُننے کی نیّتیں:

نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## لالچ بُری بلا ہے!

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:بَنِی اِسْرَائِیل میں بہت سے عجائبات(Wonders) تھے، لہٰذا لوگوں کو اُن کے

بارے میں بتایا کرو کہ اِس میں کوئی حَرَج نہیں، اگر میں تمہارے سامنے دو بُوڑھی عورتوں کا قِصّہ بیان کروں تو ضرور تمہیں تَعَجُّب ہوگا۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِرْشاد فرمایئے، تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَنِی اِسْرَائِیْل کا ایک شخص اپنی بیوی سے بہت مَحبَّت کیا کرتا تھا، اُن دونوں کے ساتھ اُن کی نابینا اور بُوڑھی مائیں بھی رہتی تھیں، شوہر کی ماں ایک نیک سیرت اور سچّی خاتون تھی جبکہ بیوی کی ماں کا کِردار انتہائی بُرا تھا، وہ اپنی بیٹی کو اُس کے شوہر کی ماں کے خِلاف بھَڑکایا کرتی تھی، بالآخر ایک دن بیوی نے اپنے شوہر سے کہہ ڈالا کہ میں تم سے اُس وَقْت تک خوش نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم اپنی ماں کو مجھ سے دُور نہ کردو!، چونکہ اُس کا شوہر بیوی کی مَحبَّت میں اندھا ہوچکا تھا لہٰذا اُس نالائق نے بیوی کے کہنے پر اپنی ماں کو اُٹھایا اور دُور کسی جنگل میں چھوڑ آیا تاکہ درندے اُسے کھاجائیں اور خود واپس آگیا۔ جب شام ہوئی تو اُس کی بُوڑھی ماں کو دَرِندوں نے گھیر لیا، اِتنے میں ایک فِرِشتہ تشریف لایا اور اُس بُڑھیا سے سُوال کیا: یہ کیسی آوازیں ہیں جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بُڑھیا نے کہا: بہت اچّھی، یہ تو گائے، اُونٹ اور بکری کی آوازیں ہیں۔ فِرِشتے نے دُعادی: اچّھا ہی ہو۔ اِتنا کہہ کر وہ چلا گیا۔ جب صُبْح ہوئی تو پُوری وادی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں سے بَھری ہوئی تھی۔ دُوسری طرف اُس کے بیٹے کو خیال آیا کہ (آج) ماں کے پاس جاکر دیکھتا ہوں کہ اُس کے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ جب وہ اُس جنگل میں پہنچا تو اُونٹ، بکریوں اور گائیں سے بھری وادی دیکھ کر حَیرت زدہ ہوگیا۔ اُس نے اپنی ماں سے پوچھا! اے میری ماں! یہ کیا ماجرا ہے؟ ماں نے کہا! اے میرے بیٹے! یہ سب اللہ کی طرف سے رِزْق اور اُس کی عطا ہے جبکہ تُو نے میری نافرمانی کرکے میرے مُعاملے میں اپنی بیوی کو راضی کیا تھا۔ یہ سُن کر نالائق بیٹے نے اپنی نابینا ماں کو اُٹھایا اور اللہ پاک کی طرف سے اُسے عطا کردہ نعمتوں یعنی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں کو ہانکتا ہوا خوشی خوشی گھر لے آیا۔ یہ منظر دیکھ کر لالچی بیوی کے مُنہ میں پانی

آ گیا، اُس نے کہا: میں تم سے اُس وَقْت تک خوش نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم میری ماں کو بھی اُسی جگہ نہ چھوڑ آؤ جہاں اپنی ماں کو چھوڑ آئے تھے تاکہ اُسے بھی وہی نعمتیں مِل جائیں جو تمہاری ماں کو ملی ہیں۔ چنانچہ شوہر، بیوی کی بُوڑھی ماں (یعنی اپنی ساس) کو بھی وَہیں چھوڑ آیا جہاں اپنی ماں کو چھوڑا تھا اور پھر واپس پلٹ آیا۔ جب شام ہوئی تو دَرِندوں نے اُسے گھیر لیا اور اُس کے پاس وہی فِرِشْتہ تشریف لایا، جسے اللہ پاک نے اِس سے پہلے ایک بُوڑھی عورت یعنی شوہر کی ماں کی طرف بھیجا تھا۔ فِرِشْتے نے پوچھا: اے بُڑھیا! یہ آوازیں کیسی ہیں؟ جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بولی: بہت بُری، اللہ پاک کی قسم! بہت ڈر لگ رہا ہے۔ یہ دَرِندوں کی آوازیں ہیں، یہ تو مجھے کھا ہی ڈالیں گے۔ فِرِشْتے نے کہا: بُرا ہی ہو! یہ کہہ کر فِرِشْتہ چلا گیا۔ دَرِندے اُس پر جھپٹے اور اُسے چیر پھاڑ کر کے اُس کا کام تمام کر دیا۔ جب صُبْح ہوئی تو اُس کی لالچی بیوی نے شوہر سے کہا: جائیے اور جا کر خَبَر لیجئے کہ میری ماں کے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ اُس کا شوہر بیوی کی ماں کی خَبَر لینے کے لئے جنگل کی جانب روانہ ہو گیا۔ جب وہ جنگل میں پہنچا تو وہاں اُسے اپنی بُوڑھی ساس (Mother-in-Law) کی ہڈیاں ملیں۔ وہ (ہڈیاں اُٹھا کر) گھر آ گیا، جب اُس نے اپنی لالچی بیوی کو اُس کی ماں کا حال سُنایا تو اُسے شدید رَنْج ہوا۔ شوہر نے بُڑھیا کی ہڈیوں کو ایک چادر میں اُٹھایا اور اُنہیں اُس کی بیٹی کے آگے رکھ دیا، لالچی عَورت اپنی بُوڑھی ماں کی جُدائی کا صَدْمہ برداشت نہ کر سکی اور وہ بھی مَوْت سے ہم آغوش ہو گئی۔ (المنتظم، ذکر اقوام من القدماء، ۲/۱۶۸، ملخصاً)

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** لالچ بُری بلا ہے، **لالچ** اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، **لالچ** عقل پر پَردہ ڈال دیتی ہے، **لالچ** کی نَحوست کے سبب دِل سے خَوفِ خُدا نکل جاتا ہے، **لالچ** کی وجہ سے اِنسان اَپنوں کا دُشمن بن جاتا ہے، **لالچ** کے سبب بندہ لوگوں کے اِحسانات کو بُھلا دیتا ہے، **لالچ** انسان کو غِیبت، چُغلخوری، دل آزاری اور اِلزام تَراشی پر اُبھارتی ہے، **لالچ** فتنوں کو جگاتی ہے، **لالچ** اچّھے بُرے کی تمیز بُھلا دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو ظُلم پر اُبھارتی ہے، **لالچ** بڑوں کے ادب سے مَحروم کر دیتی ہے، **لالچ** بَھلائی اور خَیر خواہی کا جذبہ خَتم کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو مفاد پَرَستی سکھاتی ہے، **لالچ** اِنسان کے دل سے ہمدردی کا جذبہ نکال دیتی ہے، **لالچ** دُنیا وآخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب بنتی ہے، **لالچ** اِنسان کو بے سُکونی میں مُبْتَلا کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو اَکیلا کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی اور **لالچ** کا اَنجام اِنتہائی بَھیانک ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض **لالچ** کی تباہ کاریاں اِس قَدر زِیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

لہٰذا عقلمندی اِسی میں ہے کہ ہم لالچ اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنے سے بچتے ہوئے قَناعت اور سادَگی کو اپنائیں، یُوں ہماری زندگی (Life) بھی پُرسُکون گزرے گی اور دنیا وآخرت میں بھی ہمیں اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ بَیان کردہ حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی مِلا کہ کسی کے خِلاف سازِش کرنے کا اَنجام بہت بُرا ہوتا ہے کیونکہ جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے، بالآخر ایک دن وہ خود ہی اُس گڑھے میں گِر جاتا ہے، چنانچہ

## جو کسی کیلئے گڑھا کھودے تو خود ہی اُس میں گرتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک مَرْتَبہ حضرت کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے کہا: "تورات شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اُس

میں گر جاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "اِسی طرح کا مَضمون تو قرآنِ کریم میں بھی مَوجود ہے۔ حضرت کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: کہاں ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: یہ آیت پڑھ لو:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (پ ۲۲، فاطر: ۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۴۳، ۲۶۱/۷ ملخصاً)

## کسی کے خلاف سازش نہ کرو

امام زُہری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم کسی کے خلاف سازِش نہ کرو اور نہ ہی کسی سازِش کرنے والے کی مدد کرو کیونکہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (پ ۲۲، فاطر: ۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۴۳، ۲۶۱/۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! حِرص اور لالچ آپس میں مُتَرادِف یعنی دو ایسے الفاظ ہیں جن کا معنٰی ایک ہی ہے، لالچ اُردو زبان کا جبکہ حِرص عَرَبی زبان کا لفظ ہے۔ حِرص و لالچ کسی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور یہ کسی بھی چیز کی ہو سکتی ہے، جیسا کہ

# حِرص کی تعریف

حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادَتی کی خَواہِش رکھنے کو حِرص اور حِرص رکھنے والے کو حَرِیص (Greedy) کہتے ہیں۔[1] لہٰذا مزید مال کی خَواہش رکھنے والے کو **"مال کا حَرِیص"** کہیں گے، مزید کھانے کی خَواہش رکھنے والے کو **"کھانے کا حَرِیص"** کہا جائے گا، نیکیوں میں اِضافے کے تَمنَّائی کو **"نیکیوں کا حَرِیص"** جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو **"گناہوں کا حَرِیص"** کہیں گے۔ شَیْخُ الْحَدِیْث حضرت علّامہ عَبْدُالْمُصْطَفٰے اَعْظَمِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لالچ اور حِرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دَولت، عِزَّت، شُہرت اَلْغَرَض ہر نعمت میں ہُوا کرتا ہے۔[2]

مگر آج ہم جس حِرص و لالچ کے بارے میں سُنیں گے اِس سے مراد بُری لالچ ہے۔ لالچی انسان نہایت قابلِ رَحم ہوتا ہے، اِس لئے کہ ہوشیار لوگ طرح طرح سے لالچ دلا کر اِسے بیوقوف بنا کر اپنے کام نکلواتے ہیں، مثلاً کبھی کوئی نوکری کا جھانسہ دے کر اِس سے پیسے بٹورتا ہے، کبھی یہ مُختلف اِداروں اور کمپنیوں کے پُرکشش پیکیجز کے جال میں پھنس جاتا ہے، کبھی اِنعام کا لالچ اِسے زندگی بھر کی جمع پُونجی سے محروم کروادیتا ہے، کبھی یہ مزید اچّھی نوکری کے چکر میں لگی بندھی نوکری (Job) سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، کبھی راتوں رات اَمیر و کبیر بننے کا لالچ اِسے لے ڈُوبتا ہے، دَولت کا لالچ کبھی اِسے مُختلف مُقدَّمات میں پھنسوا دیتا ہے، کبھی یہ عُہدہ و مَنْصَب کے لالچ میں رِشوت خوری کے گناہ میں جا پڑتا ہے مگر جب آنکھ کُھلتی ہے تو اِسے اپنے کئے پر بہت پچھتاوا ہوتا ہے لیکن **"اب پچھتائے کیا ہُوت جب چِڑیاں چُگ**

---

1...مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶ بتغیر

2...جنتی زیور، ص ۱۱۱ ملخصاً۔ فیضان ریاض الصالحین، ص ۲۷۸

**گئیں کھیت۔**" آیئے ! ایسے ہی ایک بیوقوف اور لالچی شخص کا واقعہ سُنتے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر اچھّا کھانے کی حرْص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دِیا، جس کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّتِ نفس مَجْرُوح ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذِلّت ورُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا ،چنانچہ

## دَولت کے لالچ میں دوستی کرنے کا انجام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حِرْص"** کے صَفْحہ نمبر218 پر ہے کہ ایک غریب آدمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی مُیَسَّر آتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے ناخُوش رہتا تھا چُنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچھّا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اَن بَن ہوگئی۔ دَولت مند نے اپنی اَمیری کے غُرور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے تَرنِوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچّھے کھانے پینے کی حرْص نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹُوٹتے۔ (حرص، ص۲۱۸)

مال کی حِرْص مت کرو اِس میں

دو جہاں کا وبال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حِکایت میں بالخُصُوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول ہیں کہ جو مال و دَولت یا جاہ و مَنصَب وغیرہ کی ہَوَس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیتے، دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک نے جس کا جتنا رِزْق مُقَدَّر فرما دِیا ہے اُسے وہ مِل کر رہے گا، لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ جتنا اللہ پاک نے ہمیں نوازا ہے ہم اُسی پر قناعت کرنا سیکھیں، بقدرِ کِفایت ہی روزی کمائیں اور زِیادہ کی لالچ کا خیال بھی اپنے دل و دماغ سے نکال دیں، کیونکہ اِنسانی فِطرَت میں یہ بات شامِل ہے کہ اگر اُس کے پاس مال و دَولت کا ڈھیر سارا خزانہ بھی ہاتھ لگ جائے تب بھی اُس کی حِرْص پُوری نہیں ہو سکتی اور مَزید مال و دَولت کی تمنّا اُس کے دل میں باقی رہے گی ، چنانچہ

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بُوڑھے کا دل دو (2) چیزوں کی مَحَبَّت میں جوان ہی رہتا ہے: (1) زندگی اور (2) مال کی مَحَبَّت۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ الحرص... الخ، ص۴۰۳ ، حدیث: ۱۰۴۶) ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادِی ہو تو چاہے گا کہ اُس کے پاس دو (2) وادیاں ہوں اور اُس کے مُنہ کو مٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے تَوبہ کرے تو اللہ کریم اُس کی تَوبہ قبول فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو أن لابن آدم... الخ، ص۴۰۴، حدیث: ۱۰۴۹)

یاخدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنا آپ نے! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس قدر بہترین

اَنداز میں حِرص کے بارے میں ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مِل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہر گز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دَولت کی ضرورت نہیں۔ بہر حال ہمیں چاہیے کہ ہم مال سے دل لگانے کے بجائے اسے اچھی جگہوں پر خرچ کرکے اپنے لئے نجات کا سامان کریں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مال کی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ تھے، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات ساری زندگی مال کی مَذمَّت اور اس کی تباہ کاریوں کو بَیان فرماتے رہے۔ آیئے! عبرت کے لئے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند اَقوال سُنئے اور مال کی مَحَبَّت کو ہمیشہ کے لئے اپنے دل و دماغ سے نکال پھینکئے، چنانچہ

## مال کی مَذمَّت کے بارے میں اَقوالِ بُزرگانِ دِین

☆حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غَزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بَصْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو دِرہَم (یعنی دَولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ پاک اُسے ذِلّت دیتا ہے۔ ☆منقول ہے، سب سے پہلے دِرہَم و دِینار بنے تو شیطان نے اُن کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر اُن کو چُوما اور بولا: جس نے اِن سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا سُمَیط بن عَجلان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دِرہَم و دِینار (مال و دَولت) مُنافِقوں کی لگامیں ہیں، وہ اِن کے ذَرِیعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِرہَم بِچّھو ہیں، اگر تم اِس کے زہر کا اُتار نہیں جانتے تو اِسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اِس نے ڈس لیا تو اِس کا زہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔ عَرض کی، اِس کا اُتار (علاج) کیا ہے؟ فرمایا: حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اِس کے حُقوقِ واجِبہ (زکوۃ وغیرہ) ادا کرنا۔ ☆حضرت سَیِّدُنا علاء بن زِیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں: دنیا خوب بناؤ سنگھار کر کے میرے سامنے مِثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا: میں تیرے شَر سے اللہ کریم کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی: اگر آپ مجھ سے محفوظ (Safe) رہنا چاہتے ہیں تو دِرہَم و دینار (مال و دولت) سے نفرت کیجئے کیوں کہ دِرہَم و دِینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذَرِیعے آدمی ہر قسم کی دنیا حاصِل کرتا ہے لہٰذا جو اِن دونوں سے صَبْر کرے گا یعنی دُور رہے گا وہ دنیا سے بھی صَبْر کرلے گا۔ ☆ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عَرَبی اَشعار نَقل کئے ہیں، جن کا ترجَمہ کچھ یوں ہے: میں نے تو (یہ راز) پا لیا ہے، لہٰذا تم بھی اِس کے علاوہ کچھ اور گُمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اِس دِرہَم (مال و دَولت) کے پاس ہے۔ تو جب تم اِس (مال و دَولت) پر قادِر ہونے کے باوُجُود اِسے چھوڑ دو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ کسی آدمی کی قمیص پر لگے ہوئے پیوند یا پِنڈلی سے اُوپر کی ہوئی شلوار یا اُس کی پیشانی جس پر (سجدے کے) نِشانات ہوں، اُنہیں دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا بلکہ یہ دیکھنا کہ وہ دِرہَم (مال و دَولت) سے مَحبَّت کرتا ہے یا اُس سے دُور رہتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، ۲۸۸/۳)

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یاربّ عاشقِ مُصْطَفٰے بنا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۹)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے! مال کی مَحبَّت کیسی منحوس آفت ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہمارا مُعاشَرہ مال کی مَحبَّت کے پھندے میں بُری طرح پھنس چُکا ہے، جسے دیکھو اُس پر مال و دَولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جُنون سُوار ہے، **"پیسہ ہو چاہے جیسا ہو"** جیسی بُری سوچ نے حلال و حرام کی تمیز ہی ختم کر کے رکھ دی ہے، اِتنا جمع کر لیا کہ ساتوں نسلیں کھائیں جب بھی ختم نہ ہو مگر مال جمع کرنے کا نَشہ ہے کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا، کثیر جائیدادیں (Properties) اور کمپنیاں

بنالیں، ڈیکوریشن سے آراستہ مکانات تعمیر کرلئے، بہترین مَلْبُوسات سے اَلماریاں بھری پڑی ہیں، دوکانوں، فیکٹریوں، پیٹرول پمپس، ہوٹلز اور مارکیٹس سے لاکھوں لاکھ کرایہ آرہا ہے، عالیشان کاریں، جدید ترین لیپ ٹاپ، آئی پیڈ، موبائلز اور جدید مشینیں مَوجود ہیں، مگر لالچ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جارہی ہے، لالچ کی خاطر مِلاوٹ شدہ چیزیں خالص جبکہ دو نمبر چیزیں ایک نمبر ظاہر کرکے بیچ کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسے خُدا کے فَضْل کا نام دیا جارہا ہے، عزّت و شہرت اور مَنْصَب کے حُصول کی لالچ میں رِشوت دینے اور دوسروں کا حق مارنے سے بھی گریز نہیں کیا جارہا۔ پُر آسائش زندگی گزارنے کے باوجود بھی کچھ اِس طرح کی خواہشات دل میں مچلتی رہتی ہیں کہ

اے کاش! میں بھی فُلاں کی طرح سیٹھ ہوتا، اے کاش! فُلاں کی طرح میرا بھی عالیشان بنگلہ ہوتا، اے کاش! میں بھی فُلاں کی طرح مُختلِف مُلکوں اور شہروں کی سیر وسِیاحَت پر قُدرت پاتا، اے کاش! میں بھی فُلاں کی طرح ٹھاٹ باٹ سے زندگی گُزارتا، اے کاش! میں بھی فُلاں کی طرح مَنْصَب و وَزارت کے مزے لُوٹتا، اے کاش! میں بھی فُلاں کی طرح جائیدادوں کا مالک ہوتا، اے کاش! میرے پاس بھی فُلاں کی طرح جدید ترین کاریں، اسکوٹریں اور دیگر سَہُولیات ہوتیں، اے کاش! فُلاں کی طرح میری شُہرت کے بھی ڈَنکے بجنے لگ جائیں وغیرہ وغیرہ۔

ہم غور کریں کہ کبھی نیک لوگوں اور سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو دیکھ کر بھی کیا ہمارے دل میں سنّتوں پر عمل اور نیکیاں کرنے کی حِرْص پیدا ہوئی؟، عاشِقانِ رسول کو خَوفِ خدا و عِشْقِ مُصْطَفٰے میں روتا دیکھ کر کیا ہم نے بھی اُن جیسا بننے کی تمنّا کی؟ زائرینِ مکّہ و مدینہ کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی زِیارتِ حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کے لئے بے قَراری پیدا ہوئی؟، کسی کو فَرْض نَمازوں، تَہَجُّد، اِشراق و چاشْت، اَوّابِین اور صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھتا دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن نَمازوں کے اِہتمام کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی کو تلاوتِ

قُرآن کرتا دیکھ کر کیا ہمارے دل میں بھی تلاوتِ قُرآن کی حِرص پیدا ہوئی؟ حُفّاظِ قرآن اور طَلَبائے عِلْمِ دِین کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی حِفْظِ قُرآن اور عِلْمِ دِین کے حُصول کی تڑپ پیدا ہوئی؟ مَدَنی اِنعامات کے عامِلِیْن اور مَدَنی قافِلوں کے مسافروں کو دیکھ کر کیا ہمارے دل میں مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کرنے کی کُڑھن پیدا ہوئی، 12 مَدَنی کام کرنے، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مُذاکروں میں شرکت کرنے والے عاشِقانِ رسول کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن مَدَنی کاموں کو کرنے کی حِرص پیدا ہوئی۔؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہم میں سے بعض وہ خوش نصیب ہیں جو مختلف تنظیمی ذِمہ داریوں پر خدمتِ دِین کی سعادت پا رہے ہیں، ہم سب غور کریں کہ جو میری ذمہ داری ہے، اُس کے مطابق کیا میں وقت دے پارہا ہوں کہ نہیں؟ اپنی ذِمہ داری کے تقاضے پورے کر پارہا ہوں کہ نہیں؟ میرے شہر / علاقے / گاؤں میں 12 مدنی کاموں کی دُھوم دھام ہے کہ نہیں؟ نئے نئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرکے ان کو بھی مدنی ماحول سے وابستہ کرکے عاشِقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے والا بنانے کا جذبہ ہے کہ نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو ہمیں اِس کی بھی **حِرص** ہونی چاہئے کہ **اے کاش!** میری ذِمہ داری کے عرصے میں ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں، ہر طرف مدنی قافلوں کی رَیل پَیل ہو جائے، میرے ذِمّے جو جو اہداف ہیں، وہ پورے کرنے میں کامیاب ہو جاؤں، اللہ کرے ہمیں مدنی کاموں کو آگے سے آگے بڑھانے کی **حِرص** نصیب ہو جائے۔ اٰمین

کروں بے لَوث خدمت سُنّتوں کی شہا گر لُطف مجھ پر آپ کا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نیکیوں کی حِرْص میں دنیا و آخرت کی کامیابی جبکہ مال کی مَحَبَّت و لالچ میں دِین و دُنیا کی تباہی و بَربادی ہے، بندہ مال کی لالچ میں مُبْتَلا ہو کر بسا اوقات جُھوٹ جیسی بُری بیماری میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے، دُنْیوی لالچ کا نَشہ اِنسان کو اچھی صحبت سے محروم کروا دیتا ہے اور بالآخر اُسے تباہی کے کَنارے لا کھڑا کرتا ہے۔ آیئے! اب دل تھام کر مالِ دنیا سے مَحَبَّت اور دُنْیوی لالچ میں مُبْتَلا لالچیوں کے اَنجام پر مُشْتَمِل ایک نہایت عبرت ناک حکایت سُنئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

## تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی، یارُوْحَ اللہ! میں آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہ کر آپ کی خدمت اور عِلْمِ شَرِیْعَت حاصِل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کو اِجازت عطا فرمادی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کَنارے پہنچے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس تین (3) روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام پانی پی کر واپَس تشریف لائے تو روٹی مَوجود نہ پا کر پوچھا: **"تیسری روٹی کہاں گئی؟"** اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش ہو رہے۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ راستے میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ دو بچّے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے ذَبح کیا، بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھا چکنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہڈّیوں کو جَمْع کیا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ (اللہ کریم کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہَرنی کا بچّہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص

سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پہنچ گئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا، مجھے نہیں معلوم!۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: اے رَیت کی ڈھیری! اللہ پاک کے حکم سے سونا بن جا۔ وہ فوراً سونا (Gold) بن گئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کے تین (3) حِصّے کئے پھر فرمایا: یہ ایک حِصّہ میرا ہے اور ایک حِصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا! یارُوْحَ اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ اتنا فرما کر اُسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ وہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اُسے دو (2) شخص مِلے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اُس کے پاس سونا ہے تو اُسے قَتْل کر دینے کے لئے تیّار ہو گئے تا کہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا، تم مجھے قَتْل کیوں کرتے ہو! ہم اِس سونے کے تین (3) حِصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حِصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اِس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا، بہتر ہو گا کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تا کہ کھا، پی کر سونا تقسیم کر لیں۔ چُنانچِہ اُن میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اُس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زہر مِلا دُوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میرا ہو جائے ۔ یہ سوچ کر اُس نے زہر خرید کر کھانے میں مِلا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا

لے کر آئے گا ہم دونوں مل کر اُسے مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچہ جب وہ شخص کھانا لے کر آیا تو دونوں اُس پر ٹُوٹ پڑے اور اُس کو قتل کر دیا۔ اِس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زہر نے اپنا کام کر دکھایا، وہ دونوں بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ جب حضرت سیّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام واپَس تشریف لائے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہمراہ تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سونے اور تینوں لاشوں (Dead Bodes) کی طرف اِشارہ کرکے ہمراہیوں سے فرمایا: دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے! لہٰذا تم پر لازِم ہے کہ اِس سے بچتے رہو۔ (اِتحافُ السَّادَۃِ، کتاب ذم البخل... الخ، ۹/۸۳۵ ملخصاً)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرَّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

## مختصر وضاحت:

(1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دُنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2) یہ دنیا ظالم اور مکّار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ مال وزر کی حِرْص گناہوں پر اُکساتی ہے، مال و زر کی حِرْص قَتْل و غارَت گری پر اُبھارتی ہے، لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، مال وزر، جاہ و منصب اور گناہوں کی حرص سے پیچھا چھڑائیے اور نیکیوں کا حریص بننے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوارئیے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صَدائے مدینہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مَرکَزی مَجْلِسِ شُوریٰ** کی طرف سے اِس مَدَنی کام کا رِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ "**صَدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆ "**صَدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔ ☆ "**صَدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔ ☆ "**صَدائے مدینہ**" لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔

☆"**صدائے مدینہ**"میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہوگی۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو"**صَدائے مدینہ**"لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفےٰ، سُنّتِ داوٗدی(یعنی حضرت سیدنا داوٗد علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت)اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳ مفھوماً) آیئے!بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

## صَدائے مدینہ کی بَرَکت سے فَیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئ

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن(Modern)بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر"**صدائے مدینہ**"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳٦٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کھانے کی حِرص

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یادرہے! جس طرح مال و دَولت کی حِرص ہمارے مُعاشَرے کو دِیمک کی طرح چاٹ رہی ہے، اِسی طرح کھانے پینے کی حِرص نے بھی اب ہر جگہ ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ چنانچہ بچّہ ہو یا بڑا، جوان ہو یا بُوڑھا، مَرد ہو یا عَورت، اَمیر ہو یا غریب اَلْغَرَض کھانے کی حِرص نے ہر ایک کو اپنا شیدائی بنار کھا ہے۔ لوگ پیسے دے کر بازاری چیزوں اور کھانوں کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے "**اَمراض**" بھی خریدنے میں مصروف ہیں، ہر طرف کھانے پینے کی چیزوں کی خریداری کی دُھوم ہے، فُوڈ کلچر کا دَور دَورہ ہے، ایک ایک محلّے میں کئی کئی ہوٹلز کُھلے ہوئے ہیں، ہر طرف کباب سَموسے، رول، حَلوہ پُوری، تِلّی، کلیجی، بَٹ، فِش فرائی، فِنگر چِپْس(Finger Chips)، دَہی بَھلّے اور آلو چھولے کے ٹھیے نظر آرہے ہیں، چاروں طرف بِریانی، پلاؤ، نہاری، پائے، سَجّی، تافْتان، شِیرمال، بَرگر، پِزّے، پراٹھے، سیخ کباب، بروسٹ، چِکن تِکّوں اور بار بِی کیو کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں، چائے، کافی، آئِسکریم، رَبڑی، دُودھ دُلاری، لَبِ شِیریں، لَسّی، فُروٹ چاٹ اور کولڈ ڈرنکس کی دکانوں کی بہاریں ہیں۔ ضَرورت مند خریداروں کے ساتھ ساتھ کئی لوگ فقط نَفْس کی لذّت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر بے تابانہ منڈلارہے ہیں، جو ہاتھ میں آیا پھانک رہے ہیں، جو مِلا ہڑپ کر رہے ہیں۔ عُموماً شادی بیاہ اور وَلیمے وغیرہ کی تقریبات پر اِس طرح کے نظارے عام ہوتے ہیں۔ کھانا کھلتے ہی کھانے کے حَرِیص اِس زوردار طریقے سے کھانے پر ٹُوٹ پڑتے ہیں جیسے بِپھرے ہوئے دَرِندے اپنے شِکار

پر حملہ کرتے ہیں۔ اِس دَوران کھانے کا وُضو کرنا تو دُور کی بات ہے، بِسْمِ اللّٰہ شریف اور کھانے کی دُعا بھی اگر کوئی پڑھ لے تب بھی غَنِیْمَت ہے۔ ایسوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ شاید یہ اُن کی زندگی کا آخری کھانا ہے، اِس کے بعد اُنہیں عُمْر بھر کبھی ایسا عمدہ و لذیذ کھانا نصیب ہی نہیں ہوسکے گا۔ چونکہ لالچی شخص پر کھانا خَتْم ہوجانے کا خَوف غالِب رہتا ہے، لہٰذا وہ اپنی پلیٹ کو ضرورت سے زیادہ کھانے سے بھر لیتا، بہت سا کھانا ضائع کرتا، اچھی طرح چبائے بغیر ہی نگل جاتا اور بعد میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکر لگاتا ہے۔ آہ! کھانے کی لالچ اِس قدر غالِب آچکی ہے کہ نہ دُنیوی نقصان کی فِکْر ہوتی ہے، نہ نماز، روزوں کی ادائیگی کا ہوش، نہ نیک کاموں میں خَرْچ کرنے کا ذِہْن، نہ غریب رِشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کی پروا اور نہ ہی حسابِ آخِرت کا خیال۔ کھانے کے حَرِیْص کی بس یہی آرزو رہتی ہے کہ کھاؤں، کھاؤں، بس کھاؤں اور کھاتا ہی چلا جاؤں۔ گویا آج ہر طرف سے یہ صدائیں بُلند ہورہی ہیں کہ

**کھاؤ پیو، جان بناؤ!**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! جَو کی سُوکھی روٹی ہو یا گرما گرم چٹخارے دار کھانے، پیٹ میں جانے کے بعد سب ایک ہوجاتے ہیں۔ جُوں ہی نوالہ حلْق سے نیچے اُترا اُس کا ذائِقہ خَتْم۔ جو ہاتھ میں آیا وہ پیٹ میں ڈالتے چلے جانے اور ڈَٹ کر کھانے کے بے شمار دِینی و دُنیوی نقصانات ہیں۔ آیئے! بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اِرْشادات کی روشنی میں زیادہ کھانے کے نقصانات سُنئے اور کھانے کی حِرْص سے اپنے آپ کو بچانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

## جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشْت بڑھ جاتا ہے، جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شَہوت پرست ہو جاتا ہے، جو شَہوت پرست ہو جاتا ہے اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرَق ہو جاتا ہے۔

(اَلْمُنَبِّہات لِلْعَسْقَلانی، بابُ الخَماسی ص ۵۹)

مجھے بھوک کی دے سعادت اِلٰہی پئے غوث دے استِقامت اِلٰہی

(فیضانِ سُنّت)

## پیٹو پر گناہوں کی یلغار

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اَعضاء میں فِتْنہ پیدا ہوتا ہے، اَعضاء میں فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رغبت جَنَم لیتی ہے۔ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھالیتا ہے تو اُس کے جِسْم میں تکبُّر اور آنکھوں میں بد نِگاہی کی خواہِش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زبان فُحْش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شَرْمگاہ شَہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے بَرعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اَعضائے بدَن (Body Parts) پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو جَعْفَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِرْشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بُھوکا ہو تو جِسْم کے باقی اَعضاء پُر سکون ہوتے ہیں، کسی شَے کا مطالَبہ نہیں کرتے۔ ہاں! اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو پھر دوسرے

اَعضاء بھوکے رہ جانے کے باعِث مُختلِف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔(مِنھاجُ العابِدین، الفصل الخامس فی البطن...الخ، ص ۸۳-۸۲)

حِرْص دنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رضا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مَدَنی چینل

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا! کھانے کی حِرْص بھی اِنسان کو کئی بُرائیوں اور نقصانات کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے، لہٰذا حتَّی الاِمْکان سُنّت کے مطابق بُھوک سے کم کھانے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں حاصِل کیجئے اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مدنی چینل"** بھی ہے۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، لہٰذا ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں،

موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رمضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام ہونا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اِس کے حَیرت اَنگیز مَدنی نتائج آنے لگے۔

مَدنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار شرمِ عصیاں کے سبب ہو گا گنہگار اَشکبار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہم نے سُنا کہ ☆لالچ کے سبب انسان آفتوں، پریشانیوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ☆لالچ کی وجہ سے انسان کئی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ ☆لالچ بڑھاپے تک بھی جان نہیں چھوڑتی۔ ☆لالچ کی گندگی سے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا دامن کبھی داغ دار نہ ہوا۔ ☆لالچ کی وجہ سے بندہ کئی بُرائیوں میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے۔ ☆لالچ خون خرابے کرواتی ہے۔ ☆لالچ کی وجہ سے انسان دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے۔ ☆لالچ اللہ پاک کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔ ☆لالچ اچھی صحبت سے محروم کروا دیتی ہے۔ ☆لالچ حلال و حرام کی تمیز بھلا دیتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں لالچ جیسی بُری آفت سے محفوظ فرما کر نیکیوں کی حِرص کی لازوال نعمت سے سرفراز فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## تَوَکُّل و قناعت کے مَدَنی پھول

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تَوَکُّل و قَناعت کے چند مَدَنی پُھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) قَناعت کبھی خَتْم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔(الزھد الکبیر، ص۸۸، حدیث:۱۰۴) (2) بے شک کامیاب ہوگیا وہ شخص جو اِسلام لایا، اُسے بَقَدْرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ کریم نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قَناعت بھی عطا فرمائی۔(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۴۰۶، حدیث:۱۰۵۴) ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اُس پر راضی ہو کر زندگی گزارتے ہوئے حِرْص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قَناعت کہتے ہیں۔(جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصًا) ☆ روزمَرّہ اِسْتِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قَناعت ہے۔(التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعۃ، ص۱۲۶) ☆ شیخ ابو علی دَقّاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کے تین(3) دَرَجے ہیں: (1) اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ کرنا، (2) اُس کے حکم کے سامنے سَرِ تسلیم خَم کرنا اور (3) اپنا ہر مُعامَلہ اُسی کے سِپُرد کردینا۔(رسالہ قشیریۃ، ص۲۰۳) ☆ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخِرَت کی چیزوں میں حِرْص اور بے صَبْری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجے پر پہنچ کر قَناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشِش کرو۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۱۱۲) ☆ لالچ بہت ہی بُری خَصْلَت اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا عِزّت و مَرتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضِی ہو کر قَناعت کرلینی چاہئے۔(جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصًا) ☆ جس کی للچائی نظریں لوگوں کے مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔(رسالہ قشیریۃ، ۱۹۸) ☆ بَلْعَم بن باعُوراء جو بہت بڑا عالِم اور مُسْتَجَابُ الدَّعوات تھا، حِرْص و لالچ نے اُسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ ماخوذًا) ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قَناعت

کرنے والا ہے۔(ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قاھث، ۱۳۹/۶۱ ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

### ﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ**
**الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ**

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

## ﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ**

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

## ﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

**صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ**

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

## ﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١۴٩

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

---

[1] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

## ﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

**لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

[1] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵